دعوائے برطانیہ برخلاف جرمنی

مصنفہ

پروفیسر ریمزے میور صاحب

مترجمہ

رائے بہادر کنج بہاری تھاپر

سنہ ۱۹۱۵ء

مطبوعہ جارج سٹیم پریس لاہور

دعاوی برطانیہ خلافِ جرمنی

دعاوی برطانیہ خلافِ جرمنی

(جرمنی کی سنہ ۱۹۱۴ء کی کارروائی کے تاریخی واقعات کی محققانہ تنقید)

مصنفہ

عالیجناب پروفیسر ریمزے میور صاحب پروفیسر ماڈرن ہسٹری
منچسٹر یونیورسٹی

مترجمہ

رائے بہادر مسٹر کنج بہاری تھاپر

مضامین

عرضِ حال

یورپ کی عالمگیر اور خونفشاں جنگ جس میں اب تک لاکھوں آدمی شمشیر و سنگین اور توپ و بندوق کی نذر ہو چکے ہیں - لاکھوں گھر اور خاندان ویران اور سینکڑوں شہر و قصبات بے چراغ ہو گئے ہیں - جس کے یتیموں - بیواؤں اور مصیبت زدوں کی تعداد بھی شہیدوں کی تعداد سے المضاعف ہے - جس نے مصروفِ جنگ ممالک اور اقوام کو تباہ و برباد ہی نہیں کیا - بلکہ باقی دُنیا کو بھی سخت حیران کر دیا ہے - یہ جنگ شروع کس نے کی ؟ اِس کے ابتدا کا باعث کون ہُوا ؟ کون فریق حق بجانب ہے ؟ کس کا پہلو اخلاقاً راستی پر ہے ؟ یہ ایسے سوالات ہیں - جس کا جواب سُننے اور جاننے کا ہر فردِ بشر مشتاق اور خواہش مند ہے - اِن سوالات کا جواب دینے کے لئے یوروپین مُصنفوں نے تو اِتنا لٹریچر بہم پُہنچا دیا ہے - کہ اُسے اِنسان ساری عمر پڑھتا جائے تو ختم نہیں ہوتا - لیکن اِس سے ہندوستان کی اُردو خواں پبلک انگریزی سے نا محرم ہونے کے سبب کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتی - اور ہندوستان کی اِقتصادی حالت بزور تقاضا کرتی ہے - کہ اُردو خواں پبلک کے مطالعہ کے لئے جو کتاب جنگ کے مذکورہ بالا پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی غرض سے شایع کی جائے - وہ بجائے خود جامع اور مکمل ہونے کے ساتھ ہی معتبر اور پھر قیمت کے

لحاظ سے بھی ایسی ارزان ہو - کہ ہر کوئی اُسے خرید سکے - اور ہر کس و ناکس اُس سے فائدہ اُٹھا سکے - اِس لئے راقم مترجم نے مناسب سمجھا - کہ کسی ایسی معتبر انگریزی کتاب کا ترجمہ اردو میں شایع کر دیا جائے جو ہمہ صفت موصوف ہو - چنانچہ اِس مطلب کے لئے اُسے جو کتاب سب سے بہتر نظر آئی - وہ مانچسٹر یونیورسٹی کے زمانہ حال کی "تاریخ کے فاضل پروفیسر ریمزے میور کی تصنیف "دعاوئ برطانیہ خلافِ جرمنی" Britains case against Germany تھی - کیونکہ پروفیسر میور کا نہ صرف طرزِ بیان ایک غیر جانبدار مورّخ کا سا ہے بلکہ ان کا طریقِ اِستدلال بھی ایسا معقول اور منطقانہ ہے - کہ ہر شخص اس کا قائل ہو جاتا ہے - اور کوشش کی گئی ہے کہ اس کے ترجمہ میں مصنّف کی سپرٹ اور استدلال کو پورے طور پر قائم رکھنے کے ساتھ ہی اُسے سلیس اور عام فہم بھی ویسا ہی رکھا جائے - جیسا کہ اصل تصنیف ہے - اُردو خواں پبلک کو ایسے قیمتی معلومات کے لئے پروفیسر صاحب کا شکریہ ادا کرنے میں مترجم کے ساتھ شامل ہونا چاہئے - جنھوں نے مترجم کی تحریک پر بلا کسی معاوضہ کے اپنی قیمتی کتاب کو اُردو میں ترجمہ کرنے کی اِجازت دے دی - بلکہ اجازت بھی بذریعہ تار عنایت فرمائی - تاکہ کتاب کے ترجمہ اور اشاعت میں تاخیر نہ ہو - اور یونیورسٹی پریس مانچسٹر بھی خاص شکریہ کا مستحق ہے - جس نے کہ پروفیسر موصوف کی کتاب کو شائع کیا تھا - اور جس نے مترجم کو ترجمہ شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے - جس نیک ذات نے مترجم کی اس خواہش و ارادے کو خاص

طور پر تقویت دی - وہ شمالی ہند کے راج رشی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والئ جموّں و کشمیر ہیں - میجر جنرل ہز ہائینس سر پرتاپ سنگھ اندر مہندر بہادر سپرِ سلطنت جی - سی - ایس آئی جی - سی - آئی - ای والئ جموّں و کشمیر کو گورنمنٹ برطانیہ کے تاجدار دوست کی حیثیت سے جو خلوص و ارادت اور محبت و عقیدت تاج برطانیہ سے ہے اس کا اظہار آپ نے ہر موقعہ پر کمال کشادہ دلی اور ایثار و وفا سے کیا ہے - پچھلے واقعات کا اعادہ سعی لا حاصل ہے - حال میں یورپ کی عالمگیر جنگ میں آپ نے برطانیہ کی اعانت میں سپاہ - سامان اور سرمایہ اِس کثرت سے بہم پہنچایا ہے - جو آپ کی شان اور رتبہ کے عین مطابق ہے - اور یہ ہز ہائینس کی علم دوستی کا تقاضا ہے - کہ جہاں آپ نے جنگ میں عملی حصّہ اور حمایت کے لئے سپاہ سامان اور سرمایہ سے دریغ نہیں کیا - وہاں ایک علمی اعانت بھی ضروری سمجھی ہے - اور راقم اِس مختصر سے نسخہ کے اردو خوان پبلک تک پہنچنے کا اصلی باعث ہز ہائینس مہاراجہ صاحب موصوف کو سمجھتا ہے - اور آپ کا بدل مشکور و ممنون ہے +

گنج بہاری تھاپر
لاہور

مئی ۱۹۱۵ء

دیباچۂ مصنّف

ایک عظیم جنگ کے دَوران میں بالکل غیر جانبدار اَور بے تعلّق روش قایم رکھنا مُشکل ہے۔ تاہم میں نے اِس مختصر نسخہ میں کوشش کی ہے۔ کہ واقعات کو اصلی رنگ میں دیکھا جائے۔ اور اُن پر کسی قسم کا رنگ نہ چڑھایا جائے۔ میرا اصلی مدّعا صرف یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ جس عظیم مقصد کے لئے اب ہم جنگ کر رہے ہیں وہ کوئی نئی چیز نہیں۔ اور